حلقۂ جنوبی ہند بمقام مدراس

پہلا اجلاس یہ اجلاس ۲۵ اپریل ۱۹۴۷ء کو بروز جمعہ ٹھیک ۷ بجے بعد نماز جمعہ اجتماع گاہ کے پنڈال واقع پرمبور بیرکس میں شروع ہوا۔ یہ پہلا اجلاس تھا۔ صوبہ مدراس، ریاست حیدرآباد اور میسور کے ڈھائی سو سے زائد ارکان اور ہمدرد حاضر تھے۔ مقامی حضرات بھی کافی تعداد میں تشریف لائے تھے۔ مستورات کے لیے الگ انتظام کیا گیا تھا۔ کارروائی کا آغاز امیر جماعت کی افتتاحی تقریر سے ہوا جو درج ذیل ہے:۔

حمد و ثنا کے بعد فرمایا: رفیقو اور دوستو! اس سال جماعت کا اجتماع عام پٹنہ میں کرنا تجویز ہوا تھا لیکن ہمارے اس فیصلے کے بعد ملک کے حالات یکایک بدل گئے اور ہمیں مجبوراً یہ فیصلہ کرنا پڑا کہ اجتماع عام کو منسوخ کر کے چاروں حلقوں کے الگ الگ اجتماعات منعقد کر لیے جائیں تاکہ آنے والے تغیرات کے آغاز میں ہم بر سر موقع پہنچ کر اپنے رفقا کو مناسب اور ضروری ہدایات دے دیں۔ اگرچہ ان حلقہ وار اجتماعات کے بارے میں بھی اندیشہ تھا کہ کہیں کچھ غیر متوقع مشکلات پیش نہ آجائیں لیکن خدا کا شکر ہے کہ ہم اپنے اس پروگرام میں کامیاب ہو رہے ہیں۔

اس وقت ہندوستان جس تیزی کے ساتھ بد امنی اور تباہی کی طرف جا رہا ہے اسے دیکھتے ہوئے کوئی شخص یہ ٹھیک ٹھیک اندازہ نہیں کر سکتا کہ آئندہ سن کیا اور کیسے حالات پیش آنے والے ہیں اس لیے ضروری ہے کہ ہمارے رفقا اپنی پوزیشن کو سمجھ لیں، اپنے فرائض کو جان لیں، اور اپنی ذمہ داریوں سے پوری طرح واقف ہو جائیں۔ یہی وجہ تھی کہ میں اس بیماری کی حالت میں اپنے اوپر جبر کر کے نکل آیا تاکہ موجودہ حالات کے بدلنے سے پہلے پہلے جو باتیں رفقائے جماعت تک پہنچانی چاہییں وہ پہنچا دوں اور اپنی ذمہ داری سے خدا کے حضور بری الذمہ ہونے کی کوشش کروں۔
آپ ان حلقہ وار اجتماعات کی اہمیت کو سمجھیں۔ یہ دو تین دن جو آپ کو یہاں مل بیٹھنے کے لیے ملے

ہیں ان کا پورا پورا فائدہ اٹھایئے۔ ان کا ایک لمحہ بھی ضائع نہ کیجیے۔ اور کام ختم ہونے کے بعد واپس جا کر اپنے اپنے مقامات پر ہدایات کے مطابق عمل شروع کر دیجیے۔

اس کے بعد قیم جماعت نے جماعت کی سالانہ رپورٹ اور مرکزی بیت المال کے سالانہ حسابات پیش کیے جو اجتماع ٹونک کی روداد میں درج ہو چکے ہیں۔ پھر مولانا سید صبغۃ اللہ صاحب قیم حلقہ مدراس نے اپنے حلقے کی سالانہ رپورٹ پیش کی۔

دوسرا اجلاس اسی روز نماز مغرب کے بعد دوسرا اجلاس منعقد ہوا۔ یہ بھی کھلا اجلاس تھا۔ اس اجلاس میں حاضرین کی تعداد چھ سات سو کے درمیان تھی۔ چونکہ امیر جماعت کو پہلے اجلاس میں مسلسل تین گھنٹے بیٹھنے سے بہت تکان اور گردے میں کچھ تکلیف بھی شروع ہو گئی تھی اس لیے وہ شریک نہ ہو سکے اور مولانا محمد اسمٰعیل صاحب کو اپنی نیابت کے لیے مقرر کر دیا۔ سب سے پہلے مولوی مظہر الدین صاحب صدیقی نے جماعت کی دعوت کو انگریزی میں لکھی ہوئی تقریر کے ذریعے پیش کیا۔ یہ تقریر الگ پمفلٹ کی شکل میں شائع کر دی جائے گی۔ پھر قیم جماعت نے حسب ذیل تقریر کی:

صاحب صدر، اور معزز حاضرین! دنیا کا ہر مسلک اور نظام زندگی چند اصولوں پر مشتمل ہوتا ہے اور اپنے کچھ خاص مقتضیات و مطالبات رکھتا ہے۔ اُس مسلک کو ماننے اور قبول کرنے کا مطلب ہی یہ ہوتا ہے کہ اس کے اِن مقتضیات اور مطالبات کو پورا کیا جائے، جن جن باتوں کو اختیار کرنے کا اس کے اصول تقاضا کریں، ان کو بلا تامل اختیار کر لیا جائے، جن جن امور سے وہ منع کریں ان کو بلا چون و چرا ترک کر دیا جائے، اور جس اور جیسے تغیر کا بھی وہ زندگی، اس کے معاملات اور تعلقات میں مطالبہ کریں وہ بلا تردد کر ڈالا جائے خواہ ایسا کرنے سے کتنے ہی بڑے نفع سے دستکش اور کتنے ہی بڑے نقصان سے دوچار ہونا پڑے۔ جو لوگ اس طرح کسی مسلک کو مانیں وہی دراصل اس کے اصلی اور سچے ماننے والے ہوتے ہیں، انھیں کے ذریعے سے وہ دنیا میں فروغ پا سکتا ہے اور اگر اسے بالفعل دنیا میں برپا کرنا ہو تو ایسے ہی لوگوں کا ایک مضبوط گروہ اس کے لیے درکار ہوتا ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ جب کبھی کوئی مسلک یا نظامِ زندگی دنیا میں برپا ہوا ہے ایسے ہی ماننے والے لوگوں کے ہاتھوں ہوا ہے۔ باقی ہے